پرویز مشرف مردہ باد۔۔۔آمریت زندہ باد

تحریر: سہیل احمد لون

ڈیڑھ دہائی قبل مجھے ایک سیاسی پناہ گزین کی جرمنی میں پنجابی سے جرمن ترجمے کے لیے معاونت کرنے کا موقع ملا۔ سیاسی پناہ گزین رابن سنگھ عرف روبی کا تعلق بھارتی پنجاب سے تھا۔ سردار جی کو ابھی کام کی اجازت نہیں تھی مگر وہ کسی ریسٹورنٹ میں غیر قانونی طور پر برتن صاف کرتے تھے۔ کسی کی شکایت پر ان کو کام کرتے ہوئے پولیس نے گرفتار کرلیا جہاں میں نے متراجم کے فرائض انجام دیے۔ سردار جی کو بعد ازاں عدالت سے 500 مارک جبکہ ہوٹل کے مالک کو 5 ہزار مارک جرمانہ ہوا۔ سرادر جی بہت خوش مزاج تھے مجھے بتایا کہ ان کا تعلق بہت بڑے زمیندار گھرانے سے ہے ان کی زرخیز زمین مربعوں میں ہے جہاں بہت سے مزارعے کام کرتے ہیں۔ روبی سنگھ کے کوئی بچپن کے دوست جرمنی آ کر آباد ہوئے جب وہ چھٹی گزارنے گاؤں گئے تو اس کا اسٹائل دیکھ کر روبی سنگھ بڑا متاثر ہوا۔ دوست نے اپنی چند ویڈیو اور تصاویر بھی اس کو دکھائیں جس کے بعد روبی سنگھ نے یورپ جانے کی ضد کی، اس کے باپ نے ایجنٹ کے ذریعے اسے جرمنی بھیج دیا۔ جہاں کی حقیقت یہ تھی کہ پھول میں خوشبو نہیں، سبزی میں غذائیت نہیں، پھل میں ذائقہ نہیں، سورج میں تپش نہیں، رشتوں میں چاہت نہیں۔ سردار جی تو اپنے دیس میں پانی کے گلاس کے لیے بھی کسی گھریلو ملازم کو کہتا مگر یہاں دوسروں کے جوٹھے گلاس دھونے کا جرمانہ بھگتنا پڑا۔ جہاں تک سردار جی کی بات ہے تو ایسا اکثر ہوتا ہے دور کے ڈھول سہانے لگتے ہیں مگر جب گلے میں ڈال کر بجانا پڑ جائے تو زبان حلق سے باہر نکل آتی ہے لیکن شاید اپنے پرویز مشرف کو تو پاس کے ڈھول بھی سہانے لگے ہیں۔ سابقہ صدر جنرل (ر) پرویز مشرف نے آخر کیا سوچا اور ان کو کس نے مشورہ دیا کہ لندن سے پاکستان انتخابات میں حصہ لینے پہنچ جائیں۔ وطن عزیز سے باہر رہ کروہ کڑوروں روپے صرف لیکچر دے کر ہی کمارہے تھے اور موج مستی الگ......!!! آخر ان کو ایسی کیا یقین دہانی کروائی گئی کہ وہ موج مستی چھوڑ کر سیاسی میدان میں کود پڑے جہاں "آزاد عدلیہ" کا ہاتھ ان کے لنگوٹ پر ہے۔ پرویزی عہد کے آغاز میں آمر کو غیر معمولی طاقت عطا کرنے میں ان کا بھی ہاتھ تھا جو آج عدالت عظمیٰ کے منصف اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہیں۔ 12 اکتوبر 1999ء کو پرویز مشرف نے جو غیر آئینی قدم اٹھایا وہ ہمارے لیے کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ جنرل صاحبان نے ملک پر حکومت کرنے کی خواہش کا اظہار اس وقت ہی کر دیا تھا جب نوزائیدہ پاکستان کی عمر ایک دہائی بھی نہیں تھی۔ 3 نومبر 2007ء کو انہوں نے جو غیر آئینی اقدام اٹھائے وہ بھی بگڑے جرنیلوں کے آمرانہ رویے کا ایک تسلسل ہی تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنرل کو بگاڑنے اور اس کو آمر بنا کر عوام پر مسلط کرنے میں سیاسی، مذہبی، سماجی رہنماؤں کے علاوہ عدلیہ نے بھی اپنا بھرپور حصہ ڈالا ہے۔ قیام پاکستان سے آج تک صرف ذوالفقار علی بھٹو مقتول واحد لیڈر رہے جسے انصاف کی نہیں بلکہ سیاست کی سولی چڑھایا گیا۔ وطن عزیز میں آج تک کسی ایک بھی سیاسی رہنماء کو عدالت سے سزا نہیں ہوئی، یہ سچ ہے کہ بہت سے سیاسی قائدین جیلوں، کال کوٹھریوں اور اپنے گھروں میں مقید کیے گئے مگر وہ سب سیاسی انتقام تھا یا کسی آمرانہ رویے کا نتیجہ......! پرویز مشرف پر آئین توڑنے کا مقدمہ تو چلانے کا سب کہہ رہے ہیں مگر اس آرٹیکل 6 کی ذیلی شقوں کی بات کوئی نہیں کرتا۔ اس کا ساتھ دینے والوں اور سازش

بنانے والوں کو کیا کوئی پوچھ گچھ نہیں ہونی چاہیے؟ آئین توڑنے کی دعوت گناہ دینے والے، ضرورت وقت کا فتوی دے کر اسے حلال کرنے والے، عہد آمریت میں حکومتی عہدوں کے مزے لوٹنے والوں کے لیے بھی وہی قانون موجود ہے جس کے تحت پرویز مشرف کو عدالتی کارووائی کا سامنا ہے۔ ہمارے ملک میں قانون وانصاف کی بالا دستی کا یہ عالم ہے کہ جرم سے زیادہ مجرم کے قد کو دیکھ کر سزا سنانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی غریب آدمی کسی ناکردہ جرم میں بھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ہاتھ چڑھ جائے تو اسے حوالات سے جیلوں تک اتنی مدت تک گھسیٹا جاتا ہے کہ جب سزا سنائی جاتی ہے تو بیچارہ اپنی سزا سے زیادہ پہلے ہی جیل کاٹ چکا ہوتا ہے۔ آج تک کبھی یہ نہیں ہوا کہ کوئی غریب آدمی عدالت کے سامنے پیش ہو جج اسے گرفتار کرنے کا حکم صادر کرے اور غریب آدمی بحفاظت اپنی کمین گاہ تک چلا جائے۔ پرویز مشرف تو کمرہ عدالت تک آ گیا یہاں تو بہت سی مثالیں ایسی ہیں جہاں اثر ورسوخ والے عدالت عظمیٰ کے بلانے کے باوجود پیش نہ ہوئے۔ پرویز مشرف پر آئین توڑنے کا الزام ہے مگر کارگل کے حقائق بے نقاب کرنے کی بات نہیں کی جاتی؟ اگر ہم پاکستان کی تاریخ دیکھیں تو آج تک کبھی کسی بڑی سازش کو بے نقاب نہیں کیا گیا اور نہ ہی کبھی کسی سانحہ کے ذمہ دار کو سزا دی گئی۔ قانون و آئین توڑنے والوں کو سزا دینا تو درکنار ملک توڑنے والوں کو کبھی قصور وار ٹھہرانے کی جرات نہیں کی گئی۔ آج بلوچستان میں ویسی ہی صورت حال ہے جیسی کبھی مشرقی پاکستان میں تھی۔ اگر بلوچستان کی جغرافیائی صورت حال مشرقی پاکستان کی طرح ہوتی تو شاید وہ بھی ہم سے علیحدہ ہو چکا ہوتا۔ کھلے عام دہشت گردی کرنے والوں کے قائدین کا آج تک کسی نے کیا کر لیا؟ سیاسی قائدین اربوں روپیہ ہضم کر گئے، اقتدار کی ہوس میں ملک وقوم کو گروی رکھ دیا وہ آج بھی اپنی نئی نسل سمیت عوام کا خون چوسنے کے لیے تازہ دم ہیں چاہے عوام میں دم رہے نہ رہے……مگر ان کا کسی عدالت نے کیا بگاڑ لیا؟ سیکرٹ فنڈز کی کمائی اور خارجی قوتوں کی کٹھ پتلیوں کا کردار ادا کرنے والے صحافیوں کا کسی نے کیا بگاڑ لیا جنہوں نے صحافت جیسے مقدس پیشے کو انڈر ورلڈ سے منسلک کر دیا۔ ملکی تاریخ میں عدلیہ نے بھی قانون و انصاف کے نام پر بہت سے ایسے فیصلے کیے جس پر تاریخ بھی شرمندہ ہے مگر کبھی کسی منصف کو آج تک ملکی مفادات پر ذاتی مفادات کو ترجیح دینے پر قصور وار نہیں ٹھہرایا گیا۔ نام نہاد آزاد عدلیہ سے عوام انصاف کی امید لگائے بیٹھی ہے مگر یہاں تو وزیر اعظم کو تیس سیکنڈ کی سزا سنائی جاتی ہے، ایک عدالت میں کسی کو جعلی ڈگری کی سزا ہوتی ہے دوسری عدالت اسے بری کر دیتی ہے۔ ملک میں قانون وانصاف کی بالا دستی کا عالم پرویز مشرف سے ڈھکا چھپا تو ہے نہیں۔ جہاں آج تک کسی وڈیرے، جاگیر دار، سرمایہ دار، سیاسی قائد، مذہبی رہنماء کو اس کے سرکردہ جرم کی سزا نہ دی گئی ہو تو پرویز مشرف صرف سابقہ صدر پاکستان ہی نہیں بلکہ سابقہ آرمی چیف اور کمانڈو بھی ہے اسے بھلا ایسے قانون اور عدالتی نظام سے کیا ڈر ہو سکتا ہے؟ پرویز مشرف نے ان عہدوں پر 9 برس گزارے ہیں جس کے آگے سب عہدے چھوٹے لگتے ہیں۔ آخر وہ لندن سے پاکستان کیوں آئے؟ اقتدار کا مزہ تو وہ خوب لوٹ چکے، آئندہ ماہ ہونے والے انتخابات میں ان کی پارٹی کا حکومت بنانے کا کوئی چانس نظر نہیں آتا تھا۔ ان کے کاغذات نامزدگی بھی تمام جگہ سے قبول نہ ہوئے جس سے اسمبلی تک پہنچنے کا خواب بھی چکنا چور ہو گیا تعجب کی بات ہے کہ مشرف کے تمام حواری انتخابی میدان میں موجود ہیں جو پرویزی عہد میں کیئے گئے اچھے کاموں کا کریڈٹ لینا اپنا حق سمجھتے ہیں مگر جب بات آئین توڑنے والے کا ساتھ دینے کی ہو تو سارا ملبہ آمر پر ڈال دیتے ہیں۔ ہماری عدالتیں آج تک کسی آمر،

بیوروکریٹ یا اعلی فوجی قیادت کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ بگڑے جرنیل پرویز مشرف کا کچھ بگاڑ لیں گے۔ مشرف کو آج بھی بطور سابقہ آرمی چیف حساس اداروں کی مکمل حمایت حاصل ہے کیونکہ اسٹیبلشمنٹ کبھی یہ نہیں چاہے گی کہ عدالت کوئی ایسا فیصلہ کرے جس کو ریفرنس بنا کر آنے والے وقتوں میں ان کو قانون سے بالاتر نہ سمجھا جائے۔ اگر پرویز مشرف کو واقعی تاریخ کا حصہ بنانے کے لیے آرٹیکل 6 کے تحت سزا دی گئی تو پرویز مشرف یہ تو سوچیں گے کہ پرویز مشرف زندہ باد کہنے والے آمریت کو مردہ باد کیوں کہتے ہیں۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

20-04-1013.